تبصرۂ کتب

"رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ" — تالیف : عبیداللہ قدسی

اشاعتِ اوّل : جنوری ۱۹۷۹ء

ملنے کا پتہ : رشید اینڈ سنز اُردو بازار راولپنڈی

قیمت : ۳۵ روپے

اگرچہ سیرتِ رسولؐ پاک ایک ایسا موضوع ہے جس پر عربی، فارسی، اُردو اور دوسری زبانوں میں بہ کثرت کتابیں لکھی گئی ہیں اور اُردو میں "سیرت النبیؐ" جیسی معرکۃ الآراء کتاب موجود ہے جو مولانا شبلیؒ اور ان کے شاگرد مولانا سید سلیمان ندویؒ کی مشترکہ کاوشوں کا نتیجہ ہے لیکن اس میدان میں ابھی بڑی گنجائش ہے ؎

گماں مبر کہ بپایاں رسید کارِ مغاں

ہزار بادۂ ناخوردہ در رگِ تاک است

عبیداللہ قدسی صاحب کی زیرِ نظر تصنیف واقعتاً سیرت پر موجود کتابوں پر ایک مفید اضافہ ہے۔ فاضل مؤلف نے کوشش کی ہے کہ سیرتِ پاک کو اس طرح پیش کریں جس طرح قرآن وحدیث میں پیش کیا گیا ہے، اور جس طرح قرونِ اُولیٰ کے مسلمانوں نے سمجھا تھا۔ انھوں نے اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی ہے کہ بعض مسلمان یا غیر مسلم افراد کے ذہنوں میں کم علمی، ناواقفیت یا غلط فہمی کے سبب جو اُلجھنیں یا شکوک و شبہات پائے جاتے ہیں ان کو قرآن وحدیث کی تعلیمات کی روشنی میں رفع کریں۔ اس کام کے لیے انھیں نہ صرف قرآن و حدیث کا عمیق و دقیق مطالعہ کرنا پڑا ہے بلکہ انھوں نے اکثر مسلم و غیر مسلم صاحبان کی رشحاتِ فکر سے بھی استفادہ کیا ہے۔

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

انھوں نے اپنے فکری سفر کو قبل از اسلام عرب و اطرافِ عرب، نزولِ وحی، کلام اللہ، عقیدۂ توحید، عبادات کی منازل طے کر کے اسلام کا نظامِ سیاست، اسلام کا نظامِ اقتصادی، مکارمِ اخلاق اور نظامِ اخلاق و قانون کی منزل پر ختم کیا ہے۔ آخر میں چار صفحوں کا مفصل قرآنی آیاۃ کا صحت نامہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کتاب کی تصحیح کا کام کتاب کے محتویات کی اہمیت کے مطابق انجام نہیں پا سکا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کوتاہی کی ذمہ داری کتاب کے مؤلف پر عاید نہیں ہوتی بلکہ اُن حضرات پر عاید ہوتی ہے جو اس کتاب کے نشر و اشاعت کے ذمہ دار تھے۔

کتاب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ فاضل مصنف نے اس موضوع پر انگریزی، اُردو اور عربی کی بعض اہم کتابوں سے استفادہ کیا ہے چنانچہ جہاں انھوں نے اس کتاب کی تالیف میں

ENCYCLOPAEDIA OF SOCIAL SCIENCES, RELIGION OF SEMITICS, DICTIONARY OF THE BIBLE, ENCYCLOPAEDIA OF RELIGION AND ETHICS, UNIVERSAL JEWISH ENCYCLOPAEDIA, HISTORIANS, HISTORY OF THE WORLD, ENCYLOPAEDIA BRITANNICA, ENCYCLOPAEDIA OF ISLAM

وغیرہ جیسی انگریزی کتب سے استفادہ کیا ہے وہاں قرآن اور انجیل کے علاوہ احادیثِ نبویؐ کے معروف مجموعوں، ابن کلبی کی کتاب الاصنام، عبدالمعید خان کی "اساطیر العرب قبل الاسلام"، طٰہٰ حسین بک کی "من حدیث الشعر و الشعری"، مسعودی کی "مروج الذہب"، "سیرتِ ابن ہشام"، جواد علی کی "تاریخ العرب"، "تاریخ طبری"، "الملل والنحل"، "تفسیرِ طبری"، "کشاف"، "بلوغ الارب"، "طبقاتِ ابن سعد"، "اسرائیل والضنون"، ڈاکٹر حمید اللہ کی "رسولِ اکرم کی سیاسی زندگی"، اقبال کی "تشکیلِ جدید الٰہیاتِ اسلامیہ"، خواجہ عبدالحی کی "الخلافۃ الکبریٰ"، "مفرداتِ راغب"، "تفہیم القرآن"، ابوالحسن علی ندوی کی "مذہب و تمدن"، مُلّا علی قاری کی "شرح شفاء"، "جوامع السیر"، "مناہل العرفان"، "ترجمان القرآن"، مظہر الدین صدیقی کی "عقائد و اعمال"، علی اکبر ترابی کی "تاریخ ادیان"، "فی ظلال القرآن"، "تاریخ یعقوبی"، "مجموعۃ الوثائق السیاسیۃ فی العہد النبوی" اور "عہدِ نبویؐ میں نظامِ حکمرانی"، "شرح الشفا الخفاجی المحلی"، یوسف الدین کی "اسلام کے معاشی نظریئے"، ڈاکٹر انور اقبال قریشی کی "اسلام اور سود"، ابو یوسف کی "کتاب الخراج"، خلیفہ عبدالحکیم کی "اسلام کا نظریۂ حیات"، "مقدمۂ ابن خلدون"، "کامل ابن اثیر" وغیرہ جیسی عربی، فارسی اور اُردو کی کتابوں کا بھی مطالعہ کیا ہے۔

فاضل مصنف نے اس کتاب میں جگہ جگہ بہت سے فکر انگیز خیالات دیئے ہیں جو آج کے مسلمانوں کیلیے جو اپنی عملی زندگی کو دوبارہ پوری طرح اسلامی اقدار و تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر رہے ہیں بہت مفید ہیں مثلاً اسلام میں عبادات کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

"اسلام نے عبادات کا تصور اتنا وسیع کیا کہ نہ صرف خالص مذہبی اعمال بلکہ تمدن و معاشرت کی تمام سرگرمیاں اس کی تعریف میں داخل ہو گئیں، سیاست کو اخلاق کا تابع اور حکومت کو مذہب کا خادم بنا دیا، دُنیا داروں اور دین داروں کے تفرقے ختم کر دیئے، علم اور تعلیم کے ہر شخص پر دروازے کھول دیئے۔" (ص ۱۱۲)

اسی طرح اسلام کی بنیادی تعلیمات کا خلاصہ انھوں نے اس طرح بیان کیا ہے :

"اسلام نہ رہبانیت ہے نہ وطن پرستی، نہ نسل پرستی، نہ طاقتوں کی تقسیم اور نہ اس میں متضاد خیالات کی گنجائش (ہے)۔ اسلام میں ایک خدا کی عبودیت ہے، اسی کی عبادت ہے، اس کے علاوہ کسی کو برتری حاصل نہیں، سب انسان برابر ہیں، ایسے برابر سب گویا ایک کنبے کے افراد ہیں۔ آپس میں رحم، محبت اور مہربانی میں سب ایک جسم ہیں، جب ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو تمام جسم بخار اور تکلیف میں ہوتا ہے۔" (ص ۱۴۹)۔

فاضل مصنف نے اسلامی قانون سازی کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے قانون میں تاریخی ارتقاء پر خاص طور پر زور دیا ہے، فرماتے ہیں :

"بعض اس وجہ سے بھی غلط فہمی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ خلفاء کے زمانے میں بعض قوانین دوسروں سے لیے گئے جن کا ذکر قرآن و احادیث میں نہیں تھا اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ قوانین اب بھی قابلِ نفاذ ہیں یا ان کی مثال لی جائے لیکن وہ یہ خیال نہیں کرتے کہ حسبِ ضرورت قوانین بنانے اور لینے کا سلسلہ جاری رہا اور رہے گا، جو چیز نہیں بدلتی وہ اصول ہوتے ہیں، اسی لیے اسلام نے چند بنیادی دستوری قوانین دے کر زمانہ کی ضرورت کے موافق قوانین بنانے کے لیے چھوڑ دیا۔" (ص ۱۵۷)

مجموعی طور پر کتاب فاضل مصنف کے طویل و عمیق و دقیق مطالعہ کا نچوڑ ہے۔ انھوں نے اپنے خیالات

بڑے خلوص و تیقن سے اسناد و دلائل کے ساتھ پیش کیے ہیں۔ لہٰذا اُمید ہے کہ ہر مخلص اور مومن مسلمان کے لیے اس کتاب کا مطالعہ مفید اور ثمر بخش ثابت ہوگا۔ خداوند تعالےٰ ان کو مزید فکری تخلیقات کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

آخر میں ہم جناب خالد اسحٰق صاحب کی مالی اعانت کے جذبہ کو بھی سراہتے ہیں جس کی وجہ سے اس کتاب کی نشر و اشاعت امکان پذیر ہوئی۔ خدا ایسے مخیر حضرات کی تعداد میں اضافہ فرمائے اور ان کو ایسے علمی کاموں میں مزید اعانت کا موقع عطا فرمائے۔ (آمین)

سیّد علی رضا نقویؒ

۱۹۷۹/۱۰/۲۱ء